



تیہڑوں اجلاس

سرکاری رپورٹ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲۳ نومبر ۱۹۹۸ء بہ طبق ۳۰ جب المرتب ۱۳۱۹ ہجری روزہ ہفتہ

نمبر شمار	مendirجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۵
۲	بابت تحریک و فض سوالات۔ نیکیں ہوا	۶
۳	رخصت کی درخواستیں	۷
۴	تحریک انوانہرہ	۱۵
۵	تحریک انوانہرہ	۱۵
۶	بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن کا (ترمیکی)	۲۱
۷	مسودہ قانون مصروفہ ۱۹۹۸ء	۲۲

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا تیرھواں اجلاس مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۳ ربیع المرجب بروز ۱۴۱۹ ہجری برگزیدگیا رہنے کرتیں منت پر زیر صدارت جناب ڈپٹی اسپیکر مولوی نصیب الدین بلوچستان صوبائی اسمبلی بال کونسل میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم

تلادت قرآن پاک در ترجمہ

از

عبدالحسین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَوْلَمْ يَرَيْنَى فِي الْأَعْنَى فَيَقُولُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ
قَبْلِهِمْ وَكَانُوا أَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهُ
مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمَاوَاتِ وَلَا فِي - الْأَعْنَى ۝ إِنَّهٗ كَانَ
عَلَيْهِمَا قَدِيرًا ۝ مدف الله العظيم

ترجمہ: کیا یہ لوگ ملک میں پڑے ہیں اور غمیں دیکھا کہ ہو لوگ ان سے پڑے
ہو گزرے ہیں ان کا کہما (غراپ) الجام ہوا حالانکہ مل بولتے ہیں (وہ لوگ) ان سے
بڑھ کرتے اور اللہ (جس کیا گزا) نہیں ہے کہ آسمان و زمین میں اس کو کوئی چیز بھی عاجز
کر سکے ہے تک وہ سب کے حال سے واقف اور بڑی قدرت والا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔ اب وقفہ سوالات۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحيم جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب سوال نمبر ۳۵۶ دریافت فرمائے۔

سردار مصطفیٰ خان ترین: مندوخیل صاحب موجود نہیں ہے پرسوں کے لئے اگر اس کو ڈیفر کیا جائے یہ ہماری Reuest ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سارے سوالات کیا خیال ہے مصطفیٰ خان صاحب۔

سردار صالح محمد بھوتانی: نہیں بھائی وہ اچھی طرح سے پوچھنے کا چھوڑ دے ان کو شوق پورا کرنے دے ہم کیوں گھبرائے اس سے تمہیں کیا ہے۔

سردار عبدالرحمان خان کھمیران: گھبرانے والی بات نہیں ہے یا تو سوالات کا وقفہ ختم کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو کیا خیال ہے۔

سردار صالح محمد بھوتانی: جناب عبدالرحمان صاحب نہیں ہے اگر ہمارے دوست کا یہ خیال ہے کہ عبدالرحمان صاحب خود پوچھنے گا۔ ہم اس کے لئے تیار ہیں کوئی بڑی بات نہیں ہے تو میرے خیال میں ڈیفر کر دے جب تک مندوخیل صاحب آئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو جتنے بھی سوالات ہیں عبدالرحمان خان صاحب کے مشترکہ رائے یہ ہے کہ سب کو ڈیفر کیا جاتا ہے اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں ہے لہذا اسکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواست پڑھے۔ (رخصت کی درخواستیں)

سکریٹری اسمبلی: نوابزادہ حیر بیار مری صاحب کو کونہ سے باہر جانا پڑھ گیا ہے لہذا انہوں نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت کی درخواست منظور)

سیکر یئری اسپلی: میر اسرار اللہ زہری صاحب کوئنہ سے باہر گئے ہوئے ہیں اس لئے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور)

سیکر یئری اسپلی: جناب شوکت بیش رو صحیح صاحب نے غیر مصروفیات کی بنا پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت کی درخواست منظور)

سیکر یئری اسپلی: سردار غلام علی صاحب نے سرکاری مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی اسپلیکر: مشترکہ تحریک التوانہ برہہ مجاہد عبدالرحیم خان مندوخیل سردار مصطفیٰ خان ترین پیش فرمائے۔

تحریک التوانہ

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین میں یہ تحریک التوانہ پیش کرتا ہوں کہ صوبے میں آئے کا بھرمان ہوا ہے کہ ساڑھے آنھ سوروپے کی بوری ایک ہزار میں فروخت ہو رہی ہے اور چونکہ صوبائی محلہ خوارک کی وجہ سے صوبے کے لئے سب سے زیاد ۸۰ کروڑ روپے صوبہ پنجاب نے وفاقی حکومت سے وصول کر لی ہے مگر صوبے میں نہ ہی گندم ملنگوائی گئی ہے جس سے صوبے کے فلوریل بند ہو گئے اور عوام آئے کے لئے پریشان ہیں لہذا اسپلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب اسپلیکر: تحریک التوانہ۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: میں یہ تحریک التوانہ پیش کرتا ہوں کہ صوبے میں آئے کا بھرمان

ہوا ہے کہ ساز ہے آٹھ سور و پے کی بوری ایک بزار روپے میں فروخت ہو رہی ہے اور چونکہ صوبائی محکمہ خراک کی وجہ صوبے کیلئے سبیڈی ۸۰ کروڑ روپے صوبے پنجاب نے وفاقی حکومت سے وصول کرنی ہے مگر صوبے میں نہ ہی گندم منگوائی گئی ہے جس سے صوبے کی فلور میں بند ہو گئی اور عوام آنے سے۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر: آپ تھوڑا ساوضاحت فرمائیے اس کا ح

سردار مصطفیٰ خان ترین: جناب والا جیسا کہ اس صوبے میں آئے اور گندم کی سخت مشکلات روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اور اس میں پھر وہی بات آ جاتی ہے کہ پنجاب کا مفاد حاصل ہے کہ وہ گندم کے بجائے یہاں آنادینے کے لئے پیش کی نہ ہے جناب والا صوبائی گورنمنٹ کا اگر یہی روایہ رہا تو ہماری یہاں جتنے بھی فلور میں یہ سب بند ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر: جناب غلام مصطفیٰ خان صاحب تھوڑا ساوضاحت فرمائیجی پھر اگر بحث کے لئے منظور ہو تو بعد میں آپ تقریر کر سکتے ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: تو اس میں ہم یہ چاہتے ہیں جناب والا کہ گندم فوری طور پر منگوائی جائے تاکہ یہاں کے فلور میں اور جو لوگ بے روزگار ہوتے جا رہے ہیں وہ اس بحران سے بچ جائے۔ صوبائی گورنمنٹ اس پر خاص توجہ دےتاکہ گندم اس صوبے میں فوری طور پر بچ جائے۔

جناب ڈپٹی اسپلیکر: متعلقہ وزیر صاحب کو تھوڑا ساوضاحت فرمائیے۔

عبد الغفور کلمتی: اس کے متعلق میں تھوڑا ساوضاحت کروں گا بات یہ ہے کہ ۹۵ سے derationing ختم ہو گئی ہے اس کے بعد سے صوبوں میں یہ تھا کہ گندم چاروں صوبوں میں لے جانے کی اجازت تھی۔ اس کے بعد سے صوبے پنجاب نے بلوچستان کے لئے ایک مہینے کے لئے پندرہ بزار بوری دیا۔ بلوچستان کے ڈیلر پندرہ بزار بوری ہر ماہ بلوچستان کے لئے پنجاب سے لے جاسکتے ہیں لیکن ایسا ہوا کہ پچھلے مہینے پنجاب کی گورنمنٹ نے تمام بارڈر پر پابندی لگادی ہے گندم کی نقل و حرکت بند کر دی ہے جس کی وجہ سے یہاں پر تھوڑا سا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے لیکن آئے کی قیمت نہیں بڑھی جو گورنمنٹ کا ریٹ ہے۔ ۵۲۵ روپے پر ۹۲۵ روپے اسی حساب سے مارکیٹ میں available

ہے اور ابھی بھی گندم و ہاں پل رہی ہے دوسری بات یہ ہے کہ ابھی گورنمنٹ پنجاب نے ۱۲ ہزار پالچ سو بوری ہر مہینے دینے کا وعدہ کیا ہے اس صینے سے اور وہ بھی انہوں نے یہ شرط رکھا ہے کہ وہ ڈبلر اسکتا ہے جو پنجاب گورنمنٹ کے پاس رجسٹر ہو گا اسی لئے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ بلوچستان میں ابھی آئے کا کوئی بحران نہیں ہے اور ۹۲۵ روپے میں آئے کا بوری کوئی کارکیٹ میں ہر جگہ مل رہی ہے لہذا اس تحریک کو ٹانکوں کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار مصطفیٰ خان صاحب حکومت نے بھی اس کا نوٹس لیا ہے آپ کو معلوم ہے قرار دا بھی آیا ہے حکومت کی طرف سے اوزخوز اسایاں بھی ہوا ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا انہوں نے تو ایسا بیان کیا ہے کہ اس صوبے میں آئے اور گندم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جناب والا آپ روزانہ اخباروں میں پڑھتے ہیں اور فلور مٹر کے لئے روزانہ اخباروں میں وہ بیان دے رہا ہے۔

میر عبدالکریم خان نو شیر و افی: point of order جناب اسپیکر میرا colleague میں رہتے صحیح بول رہا ہے سر جناب یہاں بلوچستان میں آپ کو بھی پڑھتے ہے آپ اسی سائیڈ said میں رہتے ہوئے بلوچستان میں پندرہ ہزار کیا میں کہتا ہوں کہ اگر پندرہ کروڑ دے دیں جب تک یہاں افغانستان کا بحران ہے تو آنا کیا یہاں نیرے خیال میں کچھ بھی نہیں رہے گا یہاں فلور مل مالکان آئے کو بیک کرتے ہیں بحران نہیں ہے یہاں آناملیک ہو رہا ہے۔

پنس موکی جان: جناب کریم صاحب گلہ کس سے کر رہے ہیں وہ تو خود ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ گلہ کس سے کر رہے ہیں۔ وہ حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس کو روکیں۔

میر عبدالکریم نو شیر و افی: جناب اسپیکر صاحب اگر ہم نریڑری بیچ پر بیٹھے ہوئے ہیں یا اپوزیشن میں ہمیں حقیقت کو چھپانا نہیں ہے۔ بلوچستان میں کوئی بحران نہیں ہے بحران صرف افغانستان میں ہے ہمارے لئے اگر وہاں سے آپ کنٹرول کریں جناب کنٹرول کرنا یہ صرف حکومت کا کام نہیں ہے عوام کا کام ہے سب تعاون کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تشریف رکھیں جب بحث کے لئے منظور ہو جائے گی پھر آپ بولیں۔
پرس موسیٰ جان: میں ان کی تائید کر رہا ہوں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اسپیکر صاحب ہمیں حقیقت کو تسلیم کرنا چاہیے جیسا کہ کریم نو شیر وائی صاحب نے تسلیم کیا ہے۔ گورنمنٹ کے وزیر ہیں اور حکومت نے اس بارے میں ایک قرارداد بھی لا یا ہے لیکن میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ حقیقت ہے وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ یہاں پر آئے اور گندم کی کوئی بحران نہیں ہے اور پھر حکومت خود قرارداد لارہی ہے۔ جناب پنجاب اس صوبے کے ساتھ زیادتی کر رہا ہے۔ جناب والا میں چاہتا ہوں جب حکومت کے ایک وزیر ایک طرف سے کہہ رہے ہیں کہ کچھ نہیں ہو رہا ہے اور دوسری طرف سے وہ اپنی قرارداد لارہے ہیں جناب یہ ایک حقیقت ہے کہ صوبہ پنجاب اس صوبے کے ساتھ زیادتی کر رہا ہے اپنے مقادے کے لئے وہ جنگ لڑ رہا ہے لیکن ہمیں مل کر اس صوبے کے لئے جنگ لڑنا چاہیے ہمارے اسی کروڑ روپے وفاقی حکومت لیتی ہے لیکن

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب غلام مصطفیٰ خان ترین صاحب پھر آپ اس پر بات کر سکتے ہیں ابھی تو اس کو باضابطہ بھی نہیں قرار دیا گیا ہے تقریب کریں جب باضابطہ قرار دی جائے حکومت کی طرف سے بھی ایک قرارداد آئی ہے پھر اکٹھاں دونوں تھاریک پر آپ تقریر کر سکتے ہیں تو فی الحال آپ اس پر زور دیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: نہیں ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب پاؤں کی آف آرڈر تحریک التوا جو پیش کی گئی ہے اس پر ہم زور نہ دیتے مگر حکومت کی طرف سے اس تحریک التوا کی حمایت میں ایک قرارداد آچکی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ آئے کا بحران ہے۔ پنجاب کی طرف سے جو آئے پر پابندی لگائی گئی ہے آئین کی آرنیک ۱۵ کے تحت جو اس کو لگائی گئی ہے تھی اس کا مطلب ہے آئے کا بحران ہے جس کی وجہ سے حکومتی پیغام کی طرف سے ایک قرارداد آچکی ہے میرے خیال میں اس تحریک کو منظور کرتے ہوئے جس طرح

سے انہوں نے قرارداد لائی ہے ہم اس قرارداد کی مخالفت نہیں کرتے۔ اس تحریک اتوکو منظور کراتے ہوئے کہیں گے کہ پنجاب کی طرف سے جو آئے پر پابندی لگائی ہوئی نہیں ہے اس میں صوبے کے اندر جو بے قاعدگیاں ہیں ان کا بھی ذکر کیا گیا ہے تو ہم سمجھتے ہیں اس تحریک اتوکو منظور کریں اور رواز کی واکیلیہن نہ کریں۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی: جناب وہ فرمادے ہے ہیں کہ بے قاعدگیاں ہوئی ہیں۔ جناب ہمیں تو ڈیڑھ ماہ ہوا ہے اگر بے قاعدگیاں ہوئی ہیں تو وہ ڈیڑھ سال پہلے سے ہیں یہ تو ڈیڑھ ماہ سے شروع نہیں ہیں یہ تو پہلے سے تھیں۔

سردار محمد اختیار مینگل: جناب میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ ڈیڑھ سال سے ہیں یہ تو اس وقت سے جاری ہیں جب سے ہمارے وزیر موصوف جیل کے چکر کاٹ رہے تھے۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی: جناب آپ کی مہربانی سے ہوا ہے۔ (مدخلت.....شور) جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ اس تحریک پر زور نہ دیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: میں چاہتا ہوں آپ اس تحریک کو منظور کریں اور اس پر اکٹھا بحث کی جائے قرارداد بھی آرہی ہے یہ منظور ہو دنوں پر اکٹھا بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ اس پر زور نہ دیں میں اس پر پھر رائے شماری کرتا ہوں۔

میر عبدالغفور کلمتی: جناب جب قرارداد آرہی ہے اس تحریک کو آپ منظور نہ کریں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس لئے اس کو نامنظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس لئے میں سردار صاحب سے گزارش کرتا ہوں یہ پہلے بھی وفتر میں ڈسکس ہوئی آپ اس پر زور نہ دیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب ہم اس پر تراہیم لا کیں گے اس کو اکٹھا کر دیں یہ صوبے کی بات ہے اس کو منظور کیا جائے تاکہ دونوں قرارداد اور تحریک پر اکٹھا بحث ہو جائے۔

پنس موی جان: جناب زور سے آپ کی کیا مراد ہے کیونکہ آج کل زور کے بغیر تو کچھ چلنا نہیں

بے وہ اسلام آمادا سے زور پل رہا ہے آپ اس کی وضاحت کر دیں تو میر بانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب میرا مقصد یہ ہے کہ چونکہ حکومت نے اس کا از خود نوش لیا ہے تو لہذا اصرار نہیں کرنا چاہئے دونوں پر بحث کر سکتے ہیں تقریر کر سکتے ہیں جو آپ چاہیں گے اس کے لئے موقع دیں گے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترکین: جناب اس کو منظور کر لیا جائے کوئی حرج نہیں ہے دونوں اکٹھا ہو جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میں پھر اس کو رائے شماری کے لئے ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ: جناب اس کو بے ضابطہ قرار دیا جائے یہ تحریک التوا ۹۱ تاریخ کو پیش ہوئی ہے۔ آج چوبیس تاریخ ہے لہذا اس تحریک التوا کے متعلق ایک کامن سنس بھی ہے کہ تحریک التوا کئی دونوں کے بعد پیش ہو رہی ہے اور کئی دونوں کے بعد یہ تحریک پیش نہیں ہو سکتی ہے لہذا اس کو بے قاعدہ قرار دیں یہ آپ کا اختیار ہے اور اس قسم کی ایک تحریک پہلے ۲۹ تاریخ کے لئے موخر ہو چکی ہے اب یہ ہر روز ایک تحریک پیش کرنا غلط بات ہے اور یہ آپ کی اسیلی کے اضاف کا فرض ہے کہ اس تحریک کو وہ شامل نہ کرتے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب سرور خان صاحب ابھی تک اس تحریک کو بحث کے لئے منظور نہیں کیا ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ: آج ویسے بھی اس پر بحث نہیں ہو سکتی ہے۔ ۹۱ تاریخ کی تحریک التوا کیسے آج چوبیس کو پیش ہو سکتی ہے اس کی اہمیت ختم ہو گئی ہے یہ فوری اہمیت کا مسئلہ نہیں ہے اور دوسری بات کہ یہ اسیلی کے قاعدہ ہے۔ اے کے خلاف ہے یہ فوری اہمیت کا مسئلہ نہیں ہے لہذا اس تحریک التوا کو پیش کرنے کی ضرورت نہیں آپ اس کو اپنے چیمبر میں بھی کل ڈسکس کر سکتے ہیں اس کا اختیار ہی نہیں ہے اور یہاں جب ہر روز پانچ چھ تحریک التوا آئیں جو اسیلی میں پیش ہو رہی ہیں یہ غلط ہے آپ اس کو خلاف قاعدہ قرار دیں اور اس پر کافی بحث ہو چکی ہے جو کچھ کہنا تھا وہ کہہ چکے ہیں اب اس کے

بعد اور کیا کہیں گے لباد ایس کہتا ہوں اس کو آپ خلاف قاعدہ قرار دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے بھی اس مضمون سے متعلق ایک قرارداد آئی ہے تو کوشش کرتا ہوں کہ دونوں پر بحث ایک ہی مرتبہ ہو۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر قانون): تحریک الٹا کی اپنی حیثیت ہے اور قرارداد کی اپنی حیثیت ہے قرارداد پیش کی جائیتی ہے قرارداد اور تحریک الٹا میں برا فرق ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نجیک ہے فرق ہے لیکن محرک واپس نہیں لیتا ہے تو میں پھر ائے شماری کے لئے پیش کرتا ہوں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اس کے متعلق حکومت اور اپوزیشن میں یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ حکومت کا نامنندہ اور اپوزیشن کا نامنندہ بعد میں مولانا امیر زمان صاحب اور سردار اختر صاحب ہم لوگوں نے اس کے لئے یہ تاریخ فحک کی ہے کہ فلاں فلاں تاریخ پر یہ تحریک پیش کی جائے گی اور اس کو منظور کیا جائے گا نہ جانے حکومت والے اپنے اس معاملے کی کیوں خلاف ورزی کر رہے ہیں یہ تو پہلے بات ہوئی ہے اور سرور خان کو پڑھنیں ہے کیا ہوا ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ: کوئی معاملہ نہیں ہوا ہے جناب وہ ایسے کہہ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: معاملہ اسکن وامان سے متعلق تھا اس پر اتفاق نہیں ہوا تھا۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اس پر بھی ہوا تھا مولانا امیر زمان کہہ دے کہ نہیں ہوا ہے پھر نجیک ہے ذرا ان سے پوچھیں کہ یہ معاملہ ہوا تھا کہ یہ اس تاریخ کو پیش کیا جائے گا اور اس کو منظور کیا جائے گا لیکن اب مولانا امیر زمان اب کیا بول رہا ہے آپ ذرا ان سے پوچھیں کیونکہ وہ حکومت کا نامنندہ تھا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس کے متعلق یہ ہے کہ اگر آپ حکومت کے بیان سے مطمئن نہیں ہیں تو میں آپ کی اس تحریک کو باضابطہ قرار دیتا ہوں۔ رائے شماری کے لئے پیش کرتا ہوں۔ جو اس تحریک کے حق میں وہ اپنی اپنی نشتوں پر کھڑے ہو جائیں۔

اور جو اس تحریک کی مخالفت میں ہیں وہ اپنی اپنی نشتوں پر کھڑے ہو جائیں۔

چونکہ مخالفت والے زیادہ ہیں اور آٹھ بھر ان اس کے حق میں نہیں ہیں لہذا اس کو ساقط کیا جاتا ہے۔

(مداخلت)

بسم اللہ خان کا کڑ (وزیر) : جناب آپ سے ہر روز بھی درخواست ہوتی ہے کہ ایک دن میں ایک تحریک پیش کیا کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : میں کام کو نکالنے کے لئے یہ پیش کرتا ہوں یا آپ پر منحصر ہے آپ اس کو بھی مسترد کر دیں۔ رائے تو آپ کی ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر قانون) : یہ رول کی بات ہے آپ اسمبلی کے قاعدے ۲۷ کو پڑھیں یہ کیا کہتے ہیں۔ کیا یہ مسئلہ فوری اہمیت کا ہے اور اس کے لئے ۲۹ تاریخ مقرر ہو چکی ہے اس کو اسمبلی کے ریکارڈ پر لانا غلط ہے۔ یہ تحریک التوا بھاں پیش نہیں ہو سکتی آپ اس کو اپنے چیمبر میں ختم کر سکتے ہیں اور اس تحریک پر بھاں بحث ہو گئی ہے اور پھر ۲۹ تاریخ کو کس پر بحث ہو گی جب اسمبلی کے فلور پر ایک بات طے ہو جاتی ہے پھر اس کا احترام ہونا چاہئے۔

پنس موکی جان : خان صاحب جناب جذبات میں تجزیہ بولتے ہیں اور ہم سمجھتے بھی نہیں ہیں کہ وہ کیا بول رہے، ہم سمجھتے تو جائیں وہ کیا بول رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر : جناب سرور خان صاحب اس کو باضابطہ قرار نہیں دیا گیا ہے۔ روپ نمبر ۲۷ میں اگر آپ بغور مطالعہ فرمائیں گے تو اس میں ہے جس کی منظوری نہیں ہوئی ہے اس کو شماری میں نہیں لایا جاتا۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ : جناب ایک دن میں ذوق تحریک التوا بھی نہیں پیش ہو سکتی یہ خلاف قاعدہ ہے آپ اپنی رولنگ کی خلاف ورزی کر رہے ہیں آپ نے پرسوں ایک رولنگ دی تھی کہ ایک تحریک التوا کے بعد دوسرا ذوق تحریک التوا نہیں پیش ہو سکتا ہے لہذا اپنی رولنگ کی آپ خلاف ورزی کر رہے ہیں آپ اپنے ریکارڈ کو چیک کریں پرسوں آپ نے فیصلہ کیا تھا یہ اسمبلی کے قاعدے کی بھی خلاف ہے۔

۲۷۲ اے پڑھیں ایک تحریک التوا ایک دن میں پیش ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب سرور خان صاحب اس قاعدہ ۲۷ میں تفصیل بھی ہونی چاہئے ایک قرارداد جب منظور کی گئی تو دوسری پیش نہیں کی جاسکتی منظور نہیں کی گئی۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر): منظور ہو یا نہ ہو صرف ایک قرارداد پیش کی جاسکتی ہے یا اسکلی کے قواعد و ضوابط میں ترمیم لا کیں یہ کوئی قاعدة نہیں ہے ہمارے اسکلی اضاف کو آپ سے بات چیت کرنی چاہئے کہ یہ تحریک روز کے مطابق نہیں ہے جب آیا کہ اس اپنے سکریٹری سے مشورہ کریں روز پڑھیں بعد میں اسکلی کو چلا کیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کام نکالنے کے لئے یہ طریقہ ہونا چاہئے جب سارے تحریک التوا آتے ہیں اور جمع ہوتے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر): آپ اس کے لئے بھی کہنی دوں کوٹ کریں پرسوں آپ نے رونگ دی کہ ایک دن میں دونہیں پیش ہو سکتی ہے اور آج کہتے ہیں ساری پیش ہو سکتی ہیں یا اسکلی ہے مذاق ہے۔ اسکلی کے قواعد و ضوابط ہیں آپ مہربانی کریں اس کے مطابق چلیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کام نکالنے کے لئے باہمی افہام و تفہیم سے کوئی کام ہونا چاہئے۔ مشترکہ تحریک التوا عبد الرحیم خان مندوخل یا سردار غلام مصطفیٰ خان ترین میں سے کوئی ایک پیش کریں۔

تحریک التوانہ ۲

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: ہم صوبائی اسکلی کے قواعد و انضباط کا کارکے قواعد اے اور یہ کے تحت اس تحریک کا نوٹ دیتے ہیں کہ اس معزز زایوان کی معمول کی کارروائی روک کر عوامی اہمیت کے اس فوری مسئلہ پر بحث کی جائے کہنجی اسکول بیکن ہاؤس میں گزشتہ چند مہینوں کے دوران فیسوں میں دوسری بار اضافہ کیا گیا ہے اس طرح اب فیس دگئی کر دی گئی ہے اس سے طلباء کے والدین میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے اور وہ فیس کے بلا جواز اضافے پر احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ قانون کے ذریعے نجی اسکولوں اور ان کی فیس کو ضابطہ کا پابند کرے اخباری تراشہ مسلک ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ اس کی تھوڑی وضاحت فرمائیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اس کی وضاحت یہ ہے کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے مجھی یا پرائیوریت اسکول جو بھی ہے ان کا کوئی قانون یا ضابطہ نہیں ہے۔ جناب والا وہ اپنی مرضی سے جو چاہیں اپنی مرضی سے کرتے ہیں، جناب والا ہماری اس ایوان سے یہ درخواست ہے کہ اس کو بحث کے لئے منظور کیا جائے تاکہ اس کے لئے کوئی ایسا قانون بنایا جائے تاکہ یہ روز بروز جو مشکلات عوام پر پڑ رہے ہیں اور اپنی مرضی سے فیس لگاتے جا رہے ہیں اور عوام اس سے کافی پریشان ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ مشترکہ طور پر ان کے لئے کوئی ایسا قانون بنائے تاکہ وہ اس قانون کے اندر رہتے ہوئے چاہے وہ فیس بڑھائے یا نہ بڑھائے کوئی قانون ان کے لئے ہوتا چاہیے یہاں یا اپنی مرضی سے چلا رہے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر): جناب رکن نذکر خود کہہ رہے ہیں کہ اس کے لئے کوئی قانون بنایا جائے لہذا اسکلی کے قاعدہ ۲۷ ح کے تحت جس کے متعلق کوئی قانون بنانا ہو، کوئی تحریک اتوانہیں پیش کی جاسکتی آپ اس کو پڑھیں جسی اسکول ہیں حکومت کا ان پر کوئی کنشروں نہیں ہے لہذا یہ حکومت کا کام نہیں ہے اگر معزز ذمہ بر چاہتے ہیں تو پرائیوریت بل لا میں تاکہ قانون بن جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب مصطفیٰ خان ترین ۵ راکٹوں کے جگہ اخبار کا تراشہ ہے کہ والدین کے احتجاج پر جسی اسکولوں نے اضافہ واپس لے لیا لہذا اگر ارش ہے اپنی تحریک پر زور نہ دیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب یہ صحیح ہے لیکن پرائیوریت اسکولوں کے لئے کچھ قوہونی چاہیے اگر پرائیوریت اسکولوں کو اس طرح چھوڑا جائے لیکن ہم کہتے ہیں عوام کے لئے مشکلات نہیں اس پر میں غور کرنی چاہئے۔ جناب سرور خان کی بات صحیح ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ یہ اسکلی میں ہم نے تحریک پیش کی ہے اس پر غور ہو۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر): اس کے لئے آپ بل لا میں خالی تقریبیں نہ ہوں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب تقریبیں تو آپ کی وجہ سے ہم کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر تعلیم صاحب کچھ کہنا چاہیں گے۔
سردار عبدالرحمان کھیتران: جناب والا ہمیں اس کا احساس ہے اس کی کرتوز قسم کی فیصلیں ہیں لیکن اس پر ہماری صوبائی حکومت کا پرائیوریٹ اسکولوں پر کوئی کنٹرول نہیں ہے جیسے ہم اپنے صوبائی اسکولوں پر تو کنٹرول رکھ سکتے ہیں پر اسیویٹ اسکول یہ تو والدین کی خوشی ہے اس میں داخلہ لیں یا نہ لیں زبردستی تو کسی کو داخلہ نہیں دلایا جاتا ہے حالانکہ میرے اپنے بچے چڑھ رہے ہیں ایک دن فیس لیت ہوئی انہوں نے مجھے ۸ ہزار روپے جرمانہ کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیز تو ہے لیکن یہ تحریک اتو انہیں بنتی۔ میری معزز رکن سے گزارش ہے کہ اس سلسلے میں اگر وہ قانون سازی کرانا چاہتے ہیں جو طریقہ کار ہے اس کے مطابق مل کی صورت میں اسیلی میں پیش کریں تحریک اتو انہیں ہے یہ فوری اہمیت کا حامل مسئلہ نہیں ہے میری گزارش ہے اس کو زیادہ پریس نہ کریں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب وزیر صاحب کی باتوں سے تو یہ لگتا ہے کہ وہ مجبور ہیں کنٹرول نہیں کر سکتے تو حکومت کا کیا مطلب ہوتا ہے وہ اس کو کنٹرول کریں۔

میر عبدالکریم نو شیر وانی: جناب میر صاحب تھیک کہتا ہے ہم ہر چیز کی حکومت پر تنقید نہ کریں یہاں پر کچھ ایسے اسکول ہیں جنہیں بنس پر چلا یا جارہا ہے زیادہ فیصلیں بھی وصول کر رہے ہیں اور تعلیم بھی دہاں نہیں ہے اس کے لئے وزیر صاحب بھی صحیح کہہ رہے ہیں اس کے لئے پرائیوریٹ مل لائیں کئی اسکول اور کانٹی ہیں جنہیں نے لاکھوں روپے لوئے ہیں اور حکومت میں رجسٹرڈ ہیں اس کے لئے پرائیوریٹ مل لائیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: پرائیوریٹ کے ساتھ حکومت بھی تو ان کا مدد کر رہا ہے جب حکومت اس کے ساتھ مدد کر رہی ہے اور امداد دی جا رہی ہے تو حکومت کیوں القدام نہیں لیتی۔ وزیر صاحب کے نوٹس میں لاتے ہیں کہ پیشیں میں ایک پرائیوریٹ اسکول بنائے اس کی حکومت نے لاکھوں روپے امداد کی ہے اس کو کنٹرول کیوں نہیں کیا جاتا کروڑوں روپے سے زیادہ پر اپنی اس کو دیا گیا ہے لیکن وہ اپنی مرضی سے چل رہا ہے۔

مولانا امیر زمان (سینٹر وزیر): جناب گزارش یہ ہے جو پہلا تحریک پیش ہوا تحریک التوا
اس پر آپ نے رائے شماری کی قاعدے کے تحت دوسری تحریک پیش ہی نہیں ہو سکتا ہے لیکن چونکہ یہ
تحریک پیش ہو گیا ہے اب قاعدہ (۲۷) کے تحت وہ اس کے لئے پرائیوریٹ بل لائے ہیں بل پیش کیا
جائے اور اس تحریک التوا پر بحث بھی کی جائے تو اس کا فائدہ نہیں ہے اس کے لئے قاعدہ نہیں ہے اگر
معزز ممبر چاہتے ہیں تو اس کے لئے ایک بل مرتب کر کے لائیں ہم اس کا ساتھ دیں گے لیکن یہ بتانا
ہے کہ ان پرائیوریٹ اسکولوں میں کن کے بچے پڑھ رہے ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب مولانا صاحب کی بات پر ہمیں بھروسہ نہیں ہے۔
میر عبدالکریم نوشری وانی: جناب اس نے سیاسی بنیاد پر کہا تھا۔

مولانا امیر زمان سینٹر مفسٹر: جناب دیکھیں یہ منظور نہیں ہوا ہے اور قاعدے کے تحت اس پر
ابھی بحث نہیں ہو سکتی ہے۔ لہذا اس تحریک التوا کو رو لگ دے کر خود بے ضابطہ قرار دے دیں اگر
آپ چاہتے ہیں تو اسے رائے کے لئے پیش کریں۔

پنس موئی جان: جناب اپنے کردار اپنے اپنے کردار ہیں آپ کو رنگ ماسٹر بنایا ہے کوئی توجہ کہہ
رہا ہے یا آپ کہہ رہے ہیں مولانا صاحب کی کہدی ہے ہیں دلوں میں سے کون کی کہدی ہا ہے۔
ملک محمد سرور خان کا کڑ: جناب یا آپ کے استحقاق کو بھروسہ کر رہے ہیں یا اپنے الفاظ واپس
لے لیں یہ غیر پاریسمانی الفاظ ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب اخبار کا تراشہ ہے کہ والدین کے احتجاج پر بھی اسکولوں نے فیسوں
میں اضافہ واپس لے لیا ہے اب حکومت نے بھی اس کی وضاحت کی ہے گزارش ہے کہ آپ اس
تحریک پر زور نہ دیں۔ (باہمی گفتگو)

مولانا عبدالواسع: جناب جو تحریک ہی خلاف ضابطہ پیش کی گئی اگر تحریک پر زور نہ دیں گے
آپ دیکھیں یہ فوری اہمیت اور نوعیت کا مسئلہ نہیں ہے اگر وہ تحریک پر زور نہ دیں یا دیں لیکن آپ
مسٹر و کرکٹے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپلکر: آپ مسترد کر سکتے ہیں مصطفیٰ خان صاحب آپ کیا کہتے ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب ہمارے فخر صاحبان کمربد ہے ہیں کہ یہ خلاف ضابط ہے اب رول دیکھا جائے۔ No more than one motion shall be admitted ایک سے زیادہ موشن ایڈ مٹ نہیں ہو سکتا۔ اگر پہلا موشن ایڈ مٹ ہو جاتا تو اس پر بحث نہیں کی جاسکتی تو چونکہ پہلا موشن ایڈ مٹ نہیں ہوا ہے اس لئے اس پر بحث ہو سکتی ہے۔

مولانا عبد الواسع: جناب یہ فوری نویعت کا مسئلہ نہیں ہے یہ چند گھروں کا مسئلہ ہے امیر گھروں کا مسئلہ ہے یہ کچھ سرداروں اور نوابوں کی بات ہے غریب بچے وہاں نہیں پڑھتے۔

پنس موسیٰ جان: جناب سرداروں، نوابوں کے الفاظ مولانا صاحب واپس لے لیں آپ کے حافظ حسین احمد کے بچے اجع۔ ایس۔ این کالج میں پڑھتے ہیں (شور=باہم گفتگو)

جناب ڈپٹی اسپلکر: جناب موسیٰ جان صاحب تشریف رکھیں۔ یہ غیر پاریمانی الفاظ کو حذف کیا جاتا ہے۔

X X X غیر پاریمانی الفاظ بحکم ڈپٹی اسپلکر حذف ہوئے۔

سردار عبدالرحمن کھیتراں: وزیر تعلیم جناب میری معزز ممبر سے گزارش ہے ہمیں آپ کا احساس ہے چونکہ پرانی بیٹ اسکول ہمارے کشتوں میں نہیں ہیں اگر ہم اس کو ایڈ مٹ کر لیتے ہیں اور بحث کر لیتے ہیں اس سے ہم کو فائدہ کیا ہو گا اس پر ہم اب قانون سازی نہیں کر سکتے اس کے لئے پرانی بیٹے میں کوئی مل لا سیں قانون سازی کے لئے تجویز لا سیں ہم ان کی حمایت کریں گے۔

عبد الرحیم خان مندو خیل: جناب میں اس تحریک کا محکم تھا اس کے لئے فعلہ ہوا تھا کہ اس کو ایڈ مٹ کیا جائے گا اور اس پر بحث بھی کریں گے۔ تاریخ مقرر کرنا تھا اس کے علاوہ گندم کا مسئلہ بھی تھا آپ دیکھیں اتفاق تھا کہ جو قرارداد مولانا صاحب کی قرارداد اور گندم سے متعلق تحریک التواکیں چکر پر زیر بحث آئیں گے اور اس کو قرارداد میں تبدیل کر لیں گے اگر آپ اجازت نہیں دیتے آپ کی مرضی۔ لیکن آپ اسیلی کو قواعد کے مطابق چلاں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ کو بروقت آنا چاہیے تھا آپ کے دوستوں نے اظہار خیال بھی کیا ہے۔ جناب آپ سب تشریف رکھیں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: بحیثیت اسپیکر آپ کا فرض ہے کہ حکومت اور اپوزیشن نے جو فیصلے کے ہیں اس کی پابندی کرائیں۔ اپنے فیصلوں کی پابندی نہیں کرتے اور اس تحریک کو قرارداد میں بدلتا تھا آپ نہیں کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ وقت پر آتے اب اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے آپ آدمی سمجھنے بعد آئیں ہیں۔ جو اس تحریک التوا کے حق میں ہیں کھڑے ہو جائیں۔ چونکہ کھڑے ہونے والے ممبر ان کی تعداد نہیں ہے اس لئے مظکور نہیں کی جاسکتی ہے۔ (باہم گفتگو اور شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب وزیر صحت صاحب تحریک پیش کریں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: پرائیویٹ پر بھی آپ قانون..... وہ آپ کے قانون کے (شور، ماہیک بند)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبد الرحیم خان صاحب آپ دیرے سے پہنچ ہیں۔ اب رائے شماری کی گئی اس کو بحث کے لئے مظکور نہیں کیا گیا۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: جناب آپ لوگوں پر آئے کامنگائی لارہے ہیں اور تعلیم بھی لوگوں پر مہنگا کر رہے ہیں آپ اچھی طرح اسپیکر شپ چلا رہے ہیں بڑا افسوس ہے (شور) ملک محمد سرور خان کا کڑ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب اسپیکر۔ یہ فوری اہمیت کا مسئلہ نہیں ہے یہ صرف اس لئے بحث کر رہا ہوں کہ کل اخبار میں آجائے تمام لوگ پڑھ لیں گے کہ رحیم صاحب نوابوں اور سرداروں کی حمایت کرتے ہیں (شور)

عبد الرحیم خان مندوخیل: یہ اخبار کا مسئلہ نہیں ہے اخبار کا کام آپ کا ہے اخبار والے مجھے جانتے ہیں۔ ہم نے اخبار کے لئے کبھی نہیں کیا یہ عوام کا کام ہے آپ کا کام اخباروں کا ہے کہ گورنمنٹ میں بینچ کر لوگوں کے لئے آنا بھی مہنگا کرو۔ میں نے پچھلے سال مولانا امیر زمان صاحب

سے کہا تھا کہ ظلم کا عربی میں لغوی مطلب کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالرحمن کھیتران صاحب آپ کیا کہنا چاہیں گے۔

سردار عبدالرحمن کھیتران (وزیر تعلیم پر اسراری اسجوکیشن): جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر صحت صاحب تحریک بابت بلوچستان ہیلٹھ فاؤنڈیشن کا (ترمیمی) بل مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۷ء مسودہ قانون نمبر ۵ مصدرہ ۱۹۹۶ء پیش کرے۔

وڈیرہ عبدالحالق (وزیر صحت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ہیلٹھ فاؤنڈیشن کے (ترمیمی) مسودہ مصدرہ ۱۹۹۷ء کوئی الفور زیر غور لا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مسودہ قانون پیش ہوا۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر پواسٹ آف آرڈر تحریک اتواء چونکہ دو اور بھی ہیں ان کو کم سے کم پیش کیا جاتا۔ ایڈمٹ تو نہیں ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: منظور ہونے سے پہلے آپ بحث کرنا چاہیں گے ایک گھنٹہ پھر اس کے بعد ایک گھنٹہ اس طرح تو مناسب نہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: نہیں آپ رول کے مطابق جانے اس کو آپ ہاؤس کے سامنے پیش کرے اگر اس پر بحث کی جاتی ہے منظوری کے لئے پیش کرے تو تمہیک ہے۔ دو تحریک اتواء باقی ہے اس پر کم سے کم بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وہ تحریکیں میں نے موخر کر دی۔

عبد الرحمن خان مندو خیل: کیوں موخر کیا ہے اور کس رول کے تحت موخر کیا ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: آپ ہمیں بتائیں کہ کس رول کے تحت موخر کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ رول کے خلاف چل رہے ہیں قبل از وقت بحث کرنا چاہو گے یہ مناسب نہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر اس دن رول کے خلاف جا رہے تھے اس وقت تو تمہیک تھا۔

آج ہم نے دو باتوں کے خلاف نہیں تو ہماری تحریک موخر ہو گئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ ہمیں مجبور کر رہے ہیں اور رول کے خلاف بول رہے ہیں ایک تحریک التواء بحث کے لئے منظور نہیں کی گئی ہے۔ تو آپ ایک گھنٹے تک بولتے رہیں گے۔

سردار محمد اختر مینگل: اس پر جناب اسپیکر آپ نے روٹنگ دے دی اس پر دو نینگ کر دی جو بول تھا ہم نے قبول کر لیا اب باقی جو دو تحریک التوا ان کو تو پیش کی جائے پھر اس پر آپ دو نینگ کرتے منظور کیا جائے یا نہ کیا جائے تو وہ دوسری بات ہے۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: آپ مناسب موقع بھی نہیں دیتے ہیں تو اس کا معنی یہ ہے کہ آپ با اس کو اپنے کام سے روک رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: محکم بھی نہیں ہے لہذا اس نے موخر کیا گیا ہے تحریک التوانہمبر ۸ اور ۹ کو چونکہ محکم بھی نہیں ہے اور بحث بھی طویل ہو گیا ہے۔ اس نے موخر کیا جاتا ہے۔ تحریک نمبر ۸ اور تحریک نمبر ۹ دونوں کو موخر کیا گیا ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ: یہ خلاف ضابط ہے ان کو موخر نہیں کر سکتے ہیں آپ خواہ منواہ..... آپ کی شرافت سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ یہ کوئی تحریک التوانہ جب تاریخ کو بحث ہی ہو رہی ہے تو پھر کس چیز کی تحریک التوانہ ہے۔ اور یہ فوری اہمیت کا عامل کوئی مسئلہ بھی نہیں ہے۔ ۱۹ اکتوبر کو پیش کیا گیا آج ۲۲ اکتوبر ہے یہ کوئی مسئلہ ہے اب تک ان اسکول کا مسئلہ تکن ان اسکول کی فیس کو ایک دو سال سے زیادہ کا عرصہ ہوا ہے۔ معزز رکن نے آج کیوں تحریک التوانہ پیش کیا ہے۔ قانون کے مطابق یہ فوری اہمیت کا عامل مسئلہ نہیں تھا۔ تو آپ برائے مہربانی جناب اسپیکر ہر فیصلے پر قانون اور اسپیکر کا بھی یہ حق ہونا چاہیے کہ وہ وزیر قانون کی بات کو زیادہ اہمیت دیں۔

عبدالرحیم خان مندو خیل: جناب تحریک التوانہمبر ۸ اور ۹ موخر ہوئی لیکن تحریک التوانہمبر ۱۰ اور ۱۱ موخر نہیں ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وہ میں نے موخر کر دیا ہے۔

ملک محمد سرور خان کا کڑ: تحریک التوا کا نام گزیر ہے قانون سازی ہوئی ہے لوگ خواہ تھواہ
آپ کی شرافت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں یہ آسمی ایسے نہیں چلے گی جس طرح آپ چلا رہے
ہیں۔ آپ ہاؤس کی اکٹریت کا خیال رکھیں اور قانون اور قاعدے کا خیال رکھیں ایسے بھی نہیں کہ
(شور).....

عبد الرحیم خان مندوخیل: آپ قاعدہ تو بادیں کہ کس قاعدہ کے تحت اس کو منظور کر رہے ہیں
تحریک نمبر ۱۰ جو ہے دیکھئے آپ ذرا بات سنیں مہربانی کریں سادہ بات یہ ہے کہ آج کوئی تحریک التوا
ایڈٹ نہیں ہوا اب جو تحریک پڑی ہے اس کے بارے میں
ملک محمد سرور خان کا کڑ: یہ ایڈٹ نہیں ہو سکتا چونکہ جب ایک تحریک التوا پیش ہوا اور وہ منظور
یا نام منظور ہو جاتا ہے اس کے بعد کوئی اور تحریک التوا پیش نہیں ہو سکتی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب سرور خان صاحب آپ تشریف رکھیں ہمیں موقع دیجیے۔ تحریک یہ
ہے کہ بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن کے (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۷ء کوئی الفور زیر غور لایا
جائے۔ سوال یہ ہے کہ تحریک کو زیر غور لایا جائے (ہاں) کی تعداد زیادہ ہے۔ تحریک منظور ہوئی۔ لہذا
اگر وزیر متعلقہ اس پر تھوڑا سارا وہنی ڈالنا چاہیں یا کوئی اور رکن اس پر بحث کرنا چاہے۔

وڈیرہ عبدالحلاق (وزیر صحت): بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن کے تحت بھی اداروں کو دیے
جانے والے قرضہ جات ایکیم کا دائرہ کار بڑھانے اور بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن ایکٹ ۱۹۹۳ء
میں موجود خامیاں دور کرنے کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ مل میں شامل مختلف دفعات جو کہ ترمیم کے
لئے ضروری ہیں برائے مہربانی منظوری دی جائے۔ یہ جو ہیلتھ فاؤنڈیشن ۱۹۹۳ء کا قانون ہے اس میں
جو خامیاں تحسیں تو میں کہتا ہوں کہ ان کو دور کرنے کے لئے پیش کیا گیا پہلے یہ تھا کہ پیرہ فری میں قرضہ
دی جاسکتی ہے لیکن یہ تین چار سال سے پیرہ فری میں کوئی نہیں آتا ہے تو میں کہنا چاہتا ہوں کہ شہروں
میں بھی اگر کوئی ڈاکٹر ضرور مند ہو بے روزگار ہو تو ان کو قرضہ دینے کے لئے اس ایکیم کو آسان بنایا
جائے تاکہ لوگ اس سے قرضہ لے کر مستفید ہو سکیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اب بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن کا (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۷ء
(مسودہ قانون نمبر ۵ مصدرہ ۱۹۹۵ء کا) کلاز نمبر ۲ کا حصہ قرار دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ کلاز نمبر ۲ کو مسودہ قانون ہذا کا حصہ قرار دیا جائے جو اس کے حق میں ہاں کہیں اور جو اس کے مخالف ہے نہ کہیں۔ چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔ اس لئے (تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ: کلاز نمبر ۳ کو مسودہ قانون ہذا کا حصہ قرار دیا جائے جو اس کے حق میں ہاں کہیں اور جو اس کے مخالف ہے نہ کہیں۔ چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔ اس لئے (تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ: کلاز نمبر ۴ کو مسودہ قانون ہذا کا حصہ قرار دیا جائے جو اس کے حق میں ہاں کہیں اور جو اس کے مخالف ہے نہ کہیں۔ چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔ اس لئے (تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک یہ ہے کہ: کلاز نمبر ۵ کو مسودہ قانون ہذا کا حصہ قرار دیا جائے جو اس کے حق میں ہاں کہیں اور جو اس کے مخالف ہے نہ کہیں۔ چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے۔ اس لئے (تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ تمہید مختصر عنوان اور آغاز و نفاذ کو مسودہ قانون کا حصہ قرار دیا جائے جو اس کے حق میں ہے وہ ہاں کہیں اور جو اس کے مخالف ہے وہ نہ کہیں چونکہ ہاں والوں کی تعداد زیادہ ہے اس لئے (تحریک منظور ہوئی)۔ وزیر صحت مسودہ قانون کے باہت اگلی تحریک پیش کریں۔
وڈیریہ عبدالخالق (وزیر صحت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن کے (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۷ء کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن کے (ترجمی) مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۷ء کو منظور کیا جائے۔ جو اس کے حق میں ہاں کہیں اور جو اس کے مخالف ہے وہ نہ کہیں

چونکہ ہاں والوں کی تعداد زیادہ ہے اس لئے (تحریک منظور ہوئی) اور مسودہ قانون منظور ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مولانا امیر زمان صاحب قرارداد پیش کریں۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): جناب اسپیکر اس مسئلے پر میں نے جو قرارداد دیتے تھے وہ قرارداد اس قرارداد کے مطابق نہیں ہے جو آج آپ لوگوں نے دیا ہوا ہے تو اگر ساتھیوں کی خواہش ہے کہ یہ متفقہ طور پر ہم بیٹھ جائیں اور صحیح طریقے سے وہ قرارداد بننا کے پیش کریں یہ ڈپٹری نہیں ہو گا پوچک قرارداد میں نے دیا تھا اس متن کا مخالف ہے بالکل وہ تحریک نہیں ہے ابھی باہر بیٹھ کے دوبارہ صحیح بننا کے پیش کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس قرارداد کو آپ موخر کر دینا چاہتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: کیا بات ہو گیا قرارداد پہلے آپ لے آئے وہ تحریک تھا یا نہیں یعنی آپ کی گورنمنٹ پنجاب گندم بھیں دے رہا ہے گندم کی جگہ آنا (شور)۔

میر عبدالکریم نوشیر وانی: جناب اسپیکر وہ واپس لے رہا ہے کہ میں اس کو وید ڈرائیور کر رہا ہوں آپ کو کیا اعتراض ہے اسے واپس لے رہا ہے اس کی ملکیت ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ واپس کیوں لے رہے ہیں۔

مولانا امیر زمان سینئر وزیر: جناب اسپیکر میں گزارش کروں گا کہ جو میر احتیاط ہے وہ کم از کم مجھے حاصل ہے کہ میں اپنے قرارداد کے متعلق خود بات کر سکوں معزز رکن سے میں گزارش کروں گا کہ وہ پنجاب کی بات بار بار کرتے ہیں یہ قرارداد ہم اس طریقے سے بنائیں گے جس طریقے سے ہم نے دیا تھا یہ قرارداد اس طریقے سے نہیں ہے تو اس پر ابھی ہم بیٹھ کے میں نے اسے وید ڈرائیور نہیں کیا ہے کہ بالکل ہم نہیں لا کیں گے کل پرسوں جو اس بیلی کا اجلاس ہے اس میں ہم دوبارہ پیش کر دیں گے پھر جن حضرات کی خواہش ہے وہ پیش کر بول سکتے ہیں لیکن پھر دیکھ لیں گے کہ وہ بولنے میں کتنی سخت ہے اور آگے کیا ہو گا تو لہذا میر احتیاط ہے وہ نہیں چھین سکتے یہ میرا اپنا حق ہے کہ میں آج اس قرارداد کو پیش نہیں کرنا چاہتا اس اصول کے مطابق نہیں ہے جو میں نے دیا تھا اور جب کہ میرے الفاظ میں رو بدلتا ہے

میں اپناردو بدل الفاظ پیش نہیں کرنا چاہتا میں وہ اپنا صحیح الفاظ جو میں نے لکھ کر دیا ہوا ہے اس الفاظ کے مطابق میں چاہتا ہوں کہ قرارداد سائنس آجائے اور اس کے مطابق ہم پاس کرے لبہدا اس میں ابھی ترمیم کر دیں۔ اس سے بہتر یہ ہے کہ ابھی باہر ہم سکریٹری سے مشورہ کر کے صحیح طریقے سے بنائے دوسرے اجلاس میں واپس پیش کرنا چاہتے ہیں پھر یہ جو تحریک اتواء جو وہ چاہتے ہیں وہ باتیں بھی کر لیں گے اور ہم بھی اپنی بات کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی اسٹریکٹر: اب اسکلی کی کارروائی مورخ ۲۶ اکتوبر ۱۹۹۸ء شام چار بجے تک کے لئے ملتوی کی جاتی ہے (اسکلی کا اجلاس بارہ بجے کر چالیس منٹ پر اختتام پذیر ہوا۔)